بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ	وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ	مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ۔
اللہ ہمارا ربّ ہے۔	محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے راہنما ہیں۔
صحابہ ہمارے ستارے ہیں۔	آل نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہماری پناہ ہیں۔
عید الفطر کے فضائل واحکام	جدید وقدیم فقہی مسائل کا مجموعہ
حوالہ جات کے ساتھ	سوالاً جواباً

عید الفطر کے مسائل اور ان کا حل

سلسلہ ءِ اشاعت: (#۳)

طلبہ اور عوام الناس کے لئے ایک نایاب تحفہ	آسان اردو زبان میں

مؤلف: محمد عبید رضا المدنی

پیشکش

المدنی لائبریری (پاکستان)

+92342 667 6163

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ؕ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

عیدالفطر کے مسائل اوران کا حل

قسط اول (1)

سوال 1 تا 10

سوال 1:

عیدالفطر کی نماز کی کیا شرعی حیثیت ہے ؟

جواب:

عیدالفطر کی نماز (اسی طرح عیدالاضحیٰ کی نماز) ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر جمعہ کی نماز فرض ہے, اِس کی ادائیگی کیلیے وہی شرائط ہیں جو جمعہ کیلیے ہیں, البتہ جمعہ اور عید کی نماز میں تین طرح سے فرق ہے:

۱۔پہلا فرق یہ ہے کہ جمعہ کیلیے خطبہ شرط ہے جبکہ عید کیلیے سنت ہے .

۲۔دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے جبکہ عید کا خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے .

۳۔تیسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کیلیے دو اذانیں اور ایک اقامت ہوتی ہے جبکہ عید کیلیے نہ اذان ہوتی ہے اور نہ ہی اقامت. (بہارِ شریعت)

سوال 2:

نمازِ عید کا وقت کب سے لیکر کب تک ہوتا ہے ؟

جواب:

نمازِ عید کا وقت سورج طلوع ہونے کے 20 منٹ بعد سے لیکر ضَحوَہءِ کُبرٰی (یعنی نِصفُ النَّہَار شرعی جس کو عرفِ عام میں زوال کہتےہیں) تک ہوتا ہے مگر عیدالفطر کو دیر سے اور عیدالاضحیٰ کو جلدی پڑھنا مستحب ہے. (خلاصۃ الفتاویٰ)

سوال:3

نماز عید کا طریقہ کیا ہے ؟

جواب:

سب سے پہلے یوں نیت کیجیے "میں نیت کرتا ہوں دو(۲) رکعت نماز عیدُالفطر کی, ساتھ چھ زائد تکبیروں کے, واسطے اللہ تعالیٰ کے, پیچھے اس امام کے"

پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر **اللہ اکبر** کہہ کر حسبِ معمول ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر ثناء پڑھیے , پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر **اللہ اکبر** کہہ کر ہاتھ لٹکا دیجیے پھر دوسری مرتبہ ہاتھ کانوں تک اٹھا کر **اللہ اکبر** کہہ کر ہاتھ لٹکا دیجیے پھر تیسری مرتبہ ہاتھ کانوں تک اٹھا کر **اللہ اکبر** کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لیجیے پھر امام تعَوُّذ اور تَسْمِیَہ آہستہ پڑھ کر الحمد شریف اور کوئی سورۃ بلند آواز میں پڑھے گا, پھر رکوع و سجود کرے گا, دوسری رکعت میں امام پہلے آہستہ **بسم اللہ** پڑھ کر الحمد شریف اور کوئی سورۃ بلند آواز میں پڑھے گا پھر لگاتار تین بار کانوں تک ہاتھ اٹھا کر **اللہ کبر** کہہ کر ہر بار ہاتھ لٹکا دیجیے پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی بار رکوع کیلیے **اللہ اکبر** کہتے ہوئے رکوع میں جایئے اور حسبِ معمول نماز مکمل کیجیے، سلام پھیرنے کے بعد امام کھڑا ہو کر دو خطبے دے گا جن کو توجہ سے سننا واجب ہے اور ان کے دوران سلام و کلام ناجائز و ممنوع ہے .

نوٹ: چھ زائد تکبیروں میں ہر دو تکبیروں کے درمیان 3 بار "**سبحٰن اللہ**" کہنے کی مقدار چپ کھڑے رہنا ہے .

فائدہ: امام کیلیے مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور دوسری میں سورۃ منافقون پڑھے یا پہلی میں **سَبِّحِ اسْمَ** اور دوسری میں **هَلْ اَتٰـکَ** پڑھے .　　(بہار شریعت, نماز کے احکام)

سوال:4

اگر کوئی شخص امام کے نمازِ عید میں زائد تکبیرات کہنے کے بعد شامل ہوا تو زائد تکبیرات کب کہے گا؟

جواب:

اس مسئلے کی چند صورتیں بنتی ہیں, جو درج ذیل ہیں ؛

۱۔اگر پہلی رکعت میں امام کے زائد تکبیرات کہنے کے بعد شامل ہوا تو اسی وقت تین زائد تکبیرات کہہ لے اگرچہ امام فاتحہ و سورۃ پڑھ رہا ہو.

۲۔اگر اس وقت شامل ہوا کہ امام رکوع میں ہے اور اس کو ظنِ غالب ہو کہ تین زائد تکبیرات کہہ کر رکوع میں امام کے ساتھ شامل ہو جائے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہہ کر رکوع میں شامل ہو جائے.

۳۔اگر امام کو رکوع میں پایا اور ظنِ غالب ہے کہ تین زائد تکبیرات کہنے سے امام رکوع سے سر اٹھا لے گا تو بغیر زائد

تکبیرات کہے رکوع میں شامل ہو جائے اور بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع میں زائد تکبیرات کہہ لے .

۴۔اگر رکوع میں زائد تکبیرات کہنے کے دوران امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا تو اب یہ مقتدی بھی رکوع سے سر اٹھالے کیونکہ اب اس پر باقی تکبیرات کہنا معاف ہو گئیں.

۵۔اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب زائد تکبیرات نہیں کہے گا بلکہ جب اپنی فوت شدہ رکعت مکمل کرے گا اس وقت تین زائد تکبیرات کہے گا .

۶۔اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تین زائد تکبیرات نہ کہے گا بلکہ جب پہلی رکعت پڑھے گا اس وقت کہے گا .

۷۔اگر دوسری رکعت کی تین زائد تکبیرات امام کے ساتھ پالے تو ٹھیک ہے ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رکعت کی تین زائد تکبیرات میں ہے. (بہار شریعت)

سوال:5

نمازِ عیدالفطر کی زائد تکبیرات کتنی ہوتی ہیں ؟

جواب:

فقہ حنفی میں نمازِ عیدالفطر کی (اسی طرح نمازِ عیدالاضحیٰ کی) زائد تکبیرات کل 6 ہیں,3 پہلی رکعت میں اور 3 دوسری رکعت میں, اور یہ زائد تکبیرات کہنا واجب ہیں. (فتاوی عالمگیری وغیرہ)

نوٹ: ان چھ (6) زائد تکبیرات میں رفع یدین (یعنی ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرنا) متعدد احادیث سے ثابت ہے.

(مصنف ابن ابی شیبہ جلداول, کتاب الآثار لابی یوسف جلداول, مصنف عبدالرزاق جلد3، سننِ کبری جلد5)

سوال:6

اگر امام زائد تکبیرات بھول جائے تو کیا حکم ہے ؟

جواب:

اس مسئلے کی بھی چند صورتیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔اگر پہلی رکعت میں امام زائد تکبیرات بھول کر فاتحہ شریف پڑھنا شروع کردے تو فاتحہ وسورۃ کے بعد تکبیرات کہہ لے یا رکوع میں کہہ لے اور دوبارہ فاتحہ و سورۃ نہ پڑھے.

۲۔ اگر دوسری رکعت کی زائد تکبیرات بھول جائیں اور رکوع میں یاد آئیں تو واپس قیام کی طرف نہ لوٹے بلکہ رکوع میں ہی کہہ لے. (فتاوی عالمگیری, فتاوی فقیہ ملت)

سوال:7

اگر امام مکمل 6 زائد تکبیرات بھول جائے یا 6 میں سے کچھ بھول جائے یا بھول کر 6 سے زیادہ کہہ لے یا غیر محل میں تکبیرات کہے تو کیا ان صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہو گا ؟

جواب:

ان تمام صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوجائے گا مگر جماعت کثیر ہو تو بوجہ فتنہ سجدہ سہو نہ کرنا بہتر ہے . (فتاوی عالمگیری , ردالمختار)

سوال:8

اگر امام 6 سے زائد تکبیرات کہے تو مقتدی کو کیا کرنا چاہیے ؟

جواب:

اگر امام بھول کر 6 سے زائد تکبیرات کہے تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے لیکن اگر امام 13 سے بھی زائد تکبیرات کہے تو پھر 13 سے زائد میں مقتدی امام کی پیروی نہ کرے۔ (بہارِ شریعت)

سوال:9

کیانمازِ عید مسجد میں ادا کی جاسکتی ہے ؟

جواب:

نمازِعید مسجد میں ادا کرنا تو جائز ہے مگر سنت نہیں کیونکہ نمازِ عید کو عیدگاہ میں ادا کرنا سنت و مستحب ہے . (فتاوی رضویہ)

سوال:10

کیا عید کی نماز صرف شہر میں پڑھنا درست ہے؟

جواب:

عید کی نماز شہر میں بھی درست ہے اور ایسے گاؤں میں بھی درست ہے جہاں کی سب سے بڑی مسجد میں اہلِ جمعہ (یعنی گاؤں کے وہ افراد جن پر جمعہ فرض ہو سکے) نہ سما سکیں, اور وہ مسجد ان پر تنگ ہوجائے یہاں تک کہ انہیں نمازِجمعہ کیلیے جامع مسجد بنانی پڑے۔

اور اگر گاؤں میں ایسی صورت نہ ہو تو اس گاؤں میں عید کی نماز جائز نہیں۔(بنایہ, فتاوی رضویہ وغیرہ)

واللہ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ علیہ والہ وسلم

کتبہ

عبید رضا مدنی

رمضان المبارک ۱۴۴۰ ہجری

رابطہ نمبر

+92 306 820 9672

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

عیدالفطر کے مسائل اور ان کا حل

قسط دوم (2)

سوال 11 تا 20

سوال:11

اگر امام 6 زائد تکبیرات میں کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائے تو مقتدی کو کیا کرنا چاہیے ؟

جواب:

ایسی صورت میں مقتدی امام کی پیروی نہ کرے بلکہ 6 زائد تکبیرات میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے.

(فتاوی عالمگیری)

سوال:12

اگر کسی کی نمازِ عید فوت ہو جائے تو کیا اس کی قضاء کرے گا ؟

جواب:

اگر کسی کی نمازِ عید فوت ہو جائے اور اس کو کسی دوسری جگہ نمازِ عید مل سکتی ہو تو وہیں ادا کر لے ورنہ اس کی قضاء نہیں ہے البتہ اس کیلیے بہتر یہ ہے کہ 4 رکعت نمازِ چاشت پڑھ لے .(در مختار)

سوال:13

عید کے دن کون کون سے کام کرنا مستحب ہیں ؟

جواب:

عید کے دن درج ذیل کام کرنا مستحب ہیں:

۱۔ حجامت بنوانا .

۲۔ ناخن ترشوانا.

۳۔غسل کرنا .

۴۔مسواک کرنا .

۵۔نئے یا پرانے دھلے ہوئے اچھے کپڑے پہننا.

۶۔خوشبو لگانا.

۷۔ساڑھے چار ماشے سے کم ایک نگ والی چاندی کی ایک ایسی انگوٹھی پہننا جو زنانہ طرز پر نہ بنائی گئی ہو.

۸۔نمازِ فجر محلے کی مسجد میں پڑھنا .

۹۔نمازِ عید سے پہلے چند کھجوریں (طاق عدد میں) یا کچھ میٹھا کھانا .

۱۰۔عید گاہ میں نمازِ عید ادا کرنا .

۱۱۔عید گاہ جلدی جانا.

۱۲۔عید گاہ پیدل جانا (واپسی سواری پر آنے میں حرج نہیں).

۱۳۔عید گاہ ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا .

۱۴۔خوشی ظاہر کرنا .

۱۶۔آپس میں مبارک باد دینا.

۱۷۔کثرت سے صَدَقَہ دینا.

۱۸۔راستے میں آہستہ آواز سے تکبیرِ تشریق کہنا.

۱۹۔عید گاہ کی طرف وقار و اطمینان اور نگاہوں کو نیچی رکھ کر جانا .

۲۰۔عید کی نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا .

۲۱۔عید کے بعد ہاتھ ملانا اور گلے ملنا .

(نماز کے احکام, قربانی کے احکام)

سوال:14

نمازِ عید کے بعد مصافحہ کرنا اور گلے ملنا کیسا ہے ؟

جواب:

نمازِ عید کے بعد مصافحہ کرنا اور گلے ملنا جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں خوشی کا اظہار ہے. (در مختار جلد سوم)

سوال:15

عید والے دن کونسا وظیفہ کرنا چاہیے ؟

جواب:

عید والے دن 300 بار "سُبۡحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدَہٖ" پڑھ کر تمام فوت شُدہ مسلمانوں کی ارواح کو!اس کا ایصالِ ثواب کیا جائے تو ہر مسلمان کی قَبۡر میں 1000 انوار داخل ہوتے ہیں اور جب پڑھنے والا قبر میں جائے گا تو اس کی قبر میں بھی 1000 انوار داخل ہوں گے. (مکاشفۃ القلوب)

سوال:16

کیا مریض اور مسافر پر بھی عیدالفطر کی نماز واجب ہے ؟

جواب:

مریض اور مسافر پر بھی عیدالفطر کی نماز واجب نہیں ہے. (ماخوذ از فتاوی عالمگیری)

سوال:17

اگر کسی عذر کے سبب یکم شوال المکرم کو عید کی نماز نہ ہو سکی تو کیا دوسرے روز پڑھ سکتے ہیں ؟

جواب:

اگر کسی عذر کے سبب یکم شوال المکرم (یعنی عید کے پہلے دن) کو عید کی نماز نہ ہو سکی مثلاً سخت بارش ہوئی تو دوسرے روز عیدالفطر کی نماز ادا کی جائے گی اور دوسرے روز اس کا وہی وقت ہو گا جو پہلے دن تھا . (فتاوی عالمگیری, در مختار)

سوال:18

کیا ایک عید گاہ میں دو مرتبہ عید کی نماز ادا کی جا سکتی ہے ؟

جواب:

جی ہاں! ایک عید گاہ میں دو مرتبہ عید کی نماز ادا کی جا سکتی ہے جبکہ دو اماموں نے پڑھائی ہو اور دونوں کو نمازِ عید قائم کرنے کی اجازت بھی دی گئی ہو . (فتاویٰ رضویہ)

سوال:19

کیا نمازِ عید ادا کرنے کے بعد خطبہ سننے سے پہلے گھر جانا جائز ہے ؟

جواب:

نماز عید کے بعد خطبہ سننا واجب ہے, لہذا نمازِ عید کے بعد خطبہ سنے بغیر گھر نہیں جا سکتے, جو خطبہ سنے بغیر گھر چلے جائیں گے, وہ خطبہ نہ سننے کی وجہ سے گنہگار ہوں گے. (فتاوی فقیہ ملت)

سوال:20

عید کی نماز کے بعد والی دعا کب مانگنی چاہیے (خطبے سے پہلے یا خطبہ کے بعد) ؟

جواب:

عید کی نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے, چاہے خطبے سے پہلے مانگیں یا خطبے کے بعد مانگیں دونوں صورتوں میں جائز ہے لیکن خطبے کے بعد دعا مانگنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اگر خطبے سے پہلے دعا مانگی جائے تو کئی لوگ خطبہ سنے بغیر, دعا ہوتے ہی چلے جائیں گے. (فتاوی مصطفویہ)

واللہ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ علیہ والہ وسلم

کتبہ

عبید رضا مدنی

رمضان المبارک ۱۴۴۰ ہجری

رابطہ نمبر

+92 306 820 9672

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

عید الفطر کے مسائل اور ان کا حل

قسط دوم (3)

سوال 21 تا 30

سوال:21

عید کی نماز سے پہلے یا بعد میں نوافل پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:

عید کی نماز سے پہلے نوافل پڑھنا مطلقاً مکروہ ہے، عید گاہ میں پڑھے جائیں یا گھر میں، اُس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہ ہو، یہاں تک کہ اگر عورت چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہے تو نمازِ عید ہو جانے کے بعد پڑھے اور نمازِ عید کے بعد عید گاہ میں نوافل پڑھنا مکروہ ہے، گھر میں پڑھ سکتے ہیں بلکہ عید کی نماز کے بعد گھر میں چار رکعتیں پڑھنا مستحب ہے یہ احکام خواص کے لیے ہیں، جبکہ عوام الناس کے لیے حکم یہ ہے کہ اگر وہ نوافل پڑھیں اگرچہ نماز عید سے پہلے، اگرچہ عید گاہ میں، تو انہیں منع نہ کیا جائے۔ (بہار شریعت)

سوال:22

نمازِ عید کی دوسری رکعت میں رکوع میں جانے کے لیے **اللہ اکبر** کہنا سنت ہے یا واجب ؟

جواب:

نماز عید کی دوسری رکعت میں رکوع میں جانے کے لیے لفظِ "**اللہ اکبر**" کہنا واجب ہے ۔

(در مختار، رد المحتار)

سوال:23

کیا گرمی کی وجہ سے عید الفطر کے خطبے کے دوران دستی پنکھے کا استعمال کیا جا سکتا ہے ؟

جواب:

گرمی کی وجہ سے عید الفطر کے خطبے کے دوران دستی پنکھے کا استعمال کرنا منع ہے۔ (فتاوی فیض رسول)

سوال24:

عیدالفطر کا خطبہ عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان مثلاً اردو وغیرہ میں پڑھنا کیسا ہے ؟

جواب:

عیدالفطر کا خطبہ عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان مثلاً اردو وغیرہ میں پڑھنا سنتِ متوارثہ کے خلاف, مکروہ اور بدعتِ سیئہ ہے. (ماخوذ از فتاوی فیض رسول)

سوال25:

کیا عیدالفطر کی نماز لاؤڈا سپیکر پر پڑھانا جائز ہے ؟

جواب:

جی ہاں! عیدالفطر کی نماز لاؤڈا سپیکر پر پڑھانا بلاکراہت جائز ہے کیونکہ نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے لاؤڈا سپیکر کی ضرورت ہوتی ہے. (دارالافتاء اہلسنت و فتاوی نوریہ وغیرہ)

سوال26:

کیا عیدالفطر کی نماز, سکول یا کالج کے گراؤنڈ میں ادا کی جا سکتی ہے ؟

جواب:

جی ہاں! عیدالفطر کی نماز سکول یا کالج کے گراؤنڈ میں ادا کی جا سکتی ہے کیونکہ اس کے لئے عید گاہ یا مسجد شرط نہیں ہے. (حبیب الفتاویٰ)

(عورتوں سے متعلق مسائل)

سوال27:

کیا عورتوں پر عید کی نماز واجب ہے ؟

جواب:

عورتوں پر عید کی نماز واجب نہیں ہے. (تفہیم المسائل)

سوال:28

کیا عورتیں عید گاہ میں, مردوں کے ساتھ عید الفطر کی نماز ادا کرنے کے لیے جاسکتیں ہیں ؟

جواب:

عورتیں عید گاہ میں, مردوں کے ساتھ عید الفطر کی نماز ادا کرنے کے لیے نہیں جاسکتیں کیونکہ وہاں پر مردوں کے ساتھ ان کا اختلاط (ملاپ) ہوگا جو کہ جائز نہیں ہے البتہ اگر درج ذیل شرائط کا لحاظ کرکے جائیں تو پھر ان کے لئے جانا جائز ہوگا :

1-عید گاہ میں مردوں کے ساتھ عورتوں کا اِختِلاَط (ملاپ) نہ ہو.

2-عورتوں کیلیے عید کی نماز کے لیے علیحدہ باپردہ جگہ موجود ہو .

3-عورتوں کی جگہ پر غیر مردوں کا گزر نہ ہو.

4-عورتیں باپردہ ہو کر جائیں.

5-شادی شدہ عورتیں اپنے شوہر سے اجازت لیکر جائیں.

6-کنواریں عورتیں اپنے والدین سے اجازت لیکر جائیں.

7-عورتیں غیر مردوں پر اپنی زیب و زینت ظاہر نہ کریں.

8-عورتوں پر کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو اور نہ عورتوں کی وجہ سے کسی اور پر فتنے کا اندیشہ ہو.

9-ایسی خوشبو لگاکر نہ جائیں جو غیر مردوں تک پہنچے.

نوٹ: چونکہ ان شرائط کا لحاظ رکھنا بہت مشکل ہے لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ عورتیں عید الفطر کی نماز ادا کرنے کے لیے نہ جائیں.

سوال29:

کیا کوئی عورت ,دیگر عورتوں کو عید الفطر کی نماز پڑھا سکتی ہے ؟

جواب:

عورت, دیگر عورتوں کو عید الفطر کی نماز نہیں پڑھا سکتی کیونکہ عورت کی جماعت مکروہِ تحریمی اور ناجائز وگناہ ہے. (فتاوی فیض رسول)

سوال30:

کیا عورتیں علیحدہ علیحدہ عیدالفطر کی نماز ادا کرسکتیں ہیں ؟

جواب:

عورتیں علیحدہ علیحدہ بھی عیدالفطر کی نماز ادا نہیں کر سکتیں ,اگر علیحدہ علیحدہ عیدالفطر کی نماز ادا کریں گی تو گناہگار ہوں گی کیونکہ عیدالفطر کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے.

(فتاوی فیض رسول)

واللہ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ علیہ والہ وسلم

کتبہ

عبید رضا مدنی

رمضان المبارک ۱۴۴۰ ہجری

رابطہ نمبر

+92 306 820 9672